فتاویٰ امن پوری (قسط۲۳)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): حقہ نوشی کا کیا حکم ہے؟

(جواب): حقہ اور سگریٹ کا حکم ایک ہے؛ ناجائز۔

(سوال): کیا اپنا حق حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بولا جا سکتا ہے؟

(جواب): جھوٹ گناہ کبیرہ ہے۔ اپنا حق حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بولنا جائز نہیں، البتہ کوئی دوسرا راستہ نہ ہو، تو ذو معنی بات کی جا سکتی ہے، جسے توریہ کہتے ہیں۔

(سوال): کیا اپنا حق حاصل کرنے کے لیے چھینا جھپٹی کی جا سکتی ہے؟

(جواب): اگر کوئی دوسرا راستہ نہیں، تو کی جا سکتی ہے، مگر کسی فتنہ کا باعث نہ بنے۔

(سوال): کسی مسئلہ میں گمراہوں کی کتب سے استدلال کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): اگر حق گو ہے، تو تائیدی استدلال کیا جا سکتا ہے۔

(سوال): کیا آدم علیہ السلام نبی تھے؟

(جواب): جی ہاں، آدم علیہ السلام پہلے نبی تھے۔

(سوال): جس گھر میں محرم اور غیر محرم ہوں، کیا عورت وہاں جا سکتی ہے؟

(جواب): غیر محرم سے پردے کا معقول انتظام ہو، تو کوئی حرج نہیں۔

(سوال): روایت: ''آدم علیہ السلام نبی مکلم تھے۔'' کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ روایت صحیح ابن حبان (۶۱۹۰) وغیرہ میں آتی ہے۔ اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو سلام ممطور کی روایت

سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے مرسل ہے۔

(المَراسيل لابن أبي حاتم : 812)

(سوال): سونے چاندی کی گھڑی رکھنا کیسا ہے؟

(جواب): ناجائز ہے۔ مردوں کے لیے سونے کا استعمال حرام ہے۔

(سوال): میت کے لیے وفات کے دوسرے دن قل خوانی کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بدعت ہے۔ اسلاف امت کا اس پر عمل نہیں۔

(سوال): بعض علاقوں میں عورتیں میت والے گھر جمع ہوتی ہیں، ان کے کھانے کا بندوبست کیا جاتا ہے، یہ اجتماعات کئی کئی دن چلتے رہتے ہیں، کیا حکم ہے؟

(جواب): بدعت ہے۔ ان اجتماعات میں کئی غیر شرعی اُمور سرانجام دیے جاتے ہیں۔

(سوال): میت پر بین کرنے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): مصیبت و پریشانی میں غمناک ہونا اور اشک غم بہانا فطری امر ہے۔ مگر بے صبری، جزع فزع، نوحہ و بین اور سینہ کوبی باتفاق مسلمین حرام اور ممنوع ہے۔ مصائب و آلام پر صبر و استقلال کا مظاہرہ کرنے والوں کی قرآنِ مقدس یوں مدح سرائی کرتا ہے:

﴿وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ اِذَآ أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۞ أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾ (البقرة : ۲/۱۵۵۔۱۵۷)

''(اے نبی!) آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیں، وہ لوگ کہ جو مصیبت کے وقت إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ''ہم اللہ کے عاجز و درماندہ بندے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔'' کہتے ہیں، انہی پر رب کریم کی

مغفرت ورحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

بے صبری اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نظر میں انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے۔ اس پر شدید وعید وارد ہوئی ہے۔

① سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''وہ ہم میں سے نہیں، جس نے رخسار پیٹے، گریباں پھاڑا اور جاہلی عصبیت کو ہوا دینے والی آواز بلند کی۔''

(صحيح البخاري : 1294 ، صحيح مسلم : 103)

② سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ بوقت مصیبت چیخنے چلانے، سر منڈانے اور گریبان چاک کرنے والیوں سے بری ہیں۔''

(صحيح البخاري : 1296 ، صحيح مسلم : 104)

③ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''میری امت کے (بعض) لوگ جاہلیت کے چار کام نہیں چھوڑیں گے، حسب ونسب میں فخر، نسب میں طعن وعیب، ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا اور نوحہ کرنا، نوحہ کرنے والی عورت توبہ کے بغیر مر جائے، روز قیامت اسے اٹھایا جائے گا، تو اس پر گندھک کی قمیص اور خارش کی چادر ہوگی۔''

(صحيح مسلم : 934)

④ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''دنیا وآخرت میں دو آوازوں پر لعنت کی گئی ہے؛ خوشی کے موقع پر موسیقی اور مصیبت کے وقت نوحہ خوانی۔'' (مسند البزّار : 7513 ، وسندہٗ حسنٌ)

(سوال): وفات کے تیسرے، ساتویں اور چالیسویں دن میت کے گھر میں جمع ہو کر ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ایصال ثواب کی مشروع صورتوں کو اختیار کرنا چاہیے، اپنی طرف سے ایصال ثواب کی کوئی صورت نکالنا ایجاد دین ہے۔ ختم، فاتحہ، تیجہ، دسواں، اور چہلم وغیرہ یہ شکم پروری کے ذرائع ہیں، کافر قوموں سے مستعار ہیں۔ ان کے ہاں ان کے یہ نام نہیں، ہم نے ان خرافات کو اپنا نام دے کر دین بنالیا ہے۔

(سوال): کیا جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا؟

(جواب): اللہ تعالیٰ روزِ آخرت اپنے مومن بندوں کو اپنا دیدار دیں گے۔ یہ بہت بڑی غایت اور نہایت شان دار عنایت ہے۔ اس پر قرآن وحدیث کی نصوص اور مومنوں کا اجماع دلیل ہے۔ معطلہ، جہمیہ، معتزلہ، خوارج اور امامیہ شیعہ اس کے منکر ہیں۔

❁ مفسر شہیر، محدث کبیر، امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ (۳۱۰ھ) لکھتے ہیں:

''درست یہی ہے کہ مومن روز قیامت باری تعالیٰ کا دیدار کریں گے، اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ ہمارا دین ہے۔ ہم نے اسی پر اہل سنت والجماعت کو پایا کہ جنتی باری تعالیٰ کا دیدار کریں گے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث میں ثابت ہے۔''

(صريح السنة، ص 20)

❁ امام ابوبکر محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ (۳۶۰ھ) لکھتے ہیں:

''اللہ نے مخلوق پیدا کی، ان میں سعادت مند و بد بخت لکھ دیئے، بد بختوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، غیر اللہ کی پوجا کی، اپنے رسولوں کی نافرمانی کی اور کتب

وحی کوٹھکرا دیا، انہیں اسی حالت میں موت آ گئی۔ یہ لوگ قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں، روزِ قیامت دیدارِالٰہی سے محروم کردیئے جائیں گے،جہنم کا ایندھن ہوں گے،مختلف قسم کے عذابات میں الٹ پلٹ ہوں گے۔ شیطان کے ساتھی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور خوش بختوں کے لئے تو اللہ نے پہلے سے ہی جنت تیار کر رکھی ہے، یہ لوگ صرف اللہ پر ایمان لائے اس کے ساتھ شرک نہیں کیا، اپنے قول کو عملی جامہ پہنایا۔ وہ اسی حالت میں فوت ہو گئے، انہیں قبروں میں انعام ملیں گے، روزِمحشر ان کے لئے خوش خبریاں ہوں گی۔میدان محشر میں آنکھوں کے ساتھ اللہ کا دیدار کریں گے۔ بعدازاں وفود کی صورت جنت میں داخل ہوں گے۔ جنت کی نعمتوں سے محظوظ ہوں گے اور حورعین سے معانقہ کریں گے، بچے ان کے خدمت گزار ہوں گے۔ اپنے مولیٰ کریم قرب میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کی زیارت کیا کریں گے، باری تعالیٰ کے چہرے کے دیدار سے محظوظ ہوں گے۔اللہ سے کلام کریں گے،ان کے لئے اللہ کی طرف سے سلام اور تحائف کی تکریم ہوگی۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اللہ عظیم فضل والا ہے۔ اگر کوئی جاہل، لاعلم شخص اعتراض کرے یا جہمیہ،جنہیں حق بولنے کی توفیق ہی نہیں ملی،شیطان اس سے کھیلتا ہے اور جو توفیق خاص سے محروم ہے، سوال کرے کہ کیا مومنین روز قیامت اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے؟،تو اس سے کہا جائے گا کہ جی ہاں الحمد للہ!۔ اگر جہمی کہے کہ میں رؤیت باری تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتا،تو ہم اسے کہیں گے کہ تو نے اللہ کے ساتھ کفر کیا ہے،اگر دلیل کا مطالبہ کرے،تو ہمارا جواب ہو

گا کہ تو نے قرآن وسنت، اقوال صحابہ اور تمام مسلمان علمائے کرام کے اقوال کی مخالفت کی ہے اور مومنین کے رستے کو چھوڑ کر کسی اور ڈگر پر چل نکلا ہے۔''

(الشريعة للآجُرِّي : 886/2)

امام الائمہ، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) لکھتے ہیں:

''پہلے آگاہ کر چکا ہوں کہ کسی اہل علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں (یعنی اجماعی عقیدہ ہے) کہ مومنین آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے، نہ کہ دنیا میں۔ جو بھی روز قیامت مومنین کے دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونے کے منکر ہوں، وہ اہل ایمان کے ہاں مومن نہیں ہو سکتے، بل کہ علمائے کرام کی نظر میں یہ لوگ دنیا میں یہود ونصاریٰ اور مجوس سے بھی برے ہیں۔''

(كتاب التوحيد وإثبات صفات الرّب عزّ وجلّ : ۵۸۵/۲)

امام ابوسعید، دارمی رحمہ اللہ (۲۸۰ھ) لکھتے ہیں:

''(رؤیت باری تعالیٰ) قرآن مجید، صحیح احادیث نبویہ اور آثار سلف سے ثابت ہے، جب کتاب اللہ، قولِ رسول ﷺ اور اجماعِ امت متفق ہو جائیں تو تاویل کی گنجائش ہی نہیں رہتی، البتہ متکبر یا منکر کے لئے کوئی ضابطہ نہیں۔''

(الردّ على الجهمية، ص121)

سوال: حدیث قدسی: ''اے محمد! لوگ میری رضا کے متلاشی ہیں اور میں تیری رضا کا متلاشی ہوں۔'' کا کیا حکم ہے؟

جواب: جھوٹ ہے۔ کتب حدیث میں اس کا وجود نہیں۔

سوال: استاذ گمراہ ہو گیا، کیا طالب علم پر اب بھی اس کا اکرام واحترام واجب ہے؟

جواب: گمراہوں سے دلی محبت جائز نہیں، البتہ ظاہر مدارت کے لیے استاذ کا

احترام کرے، مگر اس کے نظریات کی کسی صورت حمایت نہ کرے۔

سوال: کیا انبیائے کرام گناہ سرزد ہو سکتا ہے؟

جواب: امت کا اجماع ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام سے کبیرہ گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ صغیرہ گناہ سرزد ہو سکتا ہے، البتہ اس کا ارتکاب بھی گناہ سمجھ کر نہیں کرتے تھے، بلکہ بغیر قصد وارادہ کے، ان سے صغیرہ گناہ سرزد ہو جاتا تھا۔

سوال: کلمہ پڑھتے وقت ابھی ''لا الہ'' کہا کہ چھینک یا کھانسی آ گئی، کیا دوبارہ کلمہ شروع کرے یا ''الا اللہ'' کہہ دیں؟

جواب: آگے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ چھینک یا کھانسی سے وقفہ آنے سے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

سوال: ماءِ مستعمل کا کیا حکم ہے؟

جواب: ماءِ مستعمل پاک ہے۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''میں بیمار تھا، بے ہوش تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، آپ نے وضو فرمایا اور وضو والا پانی میرے اوپر بہا دیا، تو مجھے ہوش آ گیا۔''

(صحيح البخاري : 194)

❁ علامہ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

''یہ حدیث دلیل ہے کہ ماء مستعمل پاک ہے۔''

(أعلام الحديث :260/1)

سوال: مطلع ابر آلود تھا، چاند نظر نہ آیا، اگلے دن عید نہ پڑھی، رات کو معلوم پڑا کہ

چاند دوسرے دن کا ہے، اب عید کی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: جی ہاں، ضرور۔

سوال: عیدین کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: عیدین کی نماز فرض ہے۔ پانچ نمازوں کے فرض ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہر روز جو نمازیں فرض ہیں، وہ پانچ ہیں، یہ مطلب نہیں کہ کوئی اور نماز فرض نہیں ہوسکتی۔

عیدین کی فرضیت پر پہلی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ، صحابہ وتابعین نے کبھی بھی نماز عید ترک نہیں کی۔

دوسری دلیل یہ کہ اگر جمعہ اور عید ایک دن جمع ہو جائیں، تو عید پڑھی جائے گی اور جمعہ کا اختیار ہے۔ (سنن ابی داود: ۱۰۷۰، وسندہ حسن)

ایک فرض ہی فرض سے کفایت کرسکتا ہے۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ نماز عید کی قضا ضروری ہے۔

❀ ابوعمیر بن انس رحمہ اللہ کے چچا جو صحابی رسول ہیں، بیان کرتے ہیں:

''ہمیں شوال کا چاند نظر نہ آیا، تو ہم نے صبح کو روزہ رکھ لیا، پھر پچھلے پہر ایک قافلہ آیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس دن روزہ افطار کرنے اور اگلے دن عیدگاہ جانے کا حکم دیا۔''

(مسند الإمام أحمد : 86/5، سنن أبي داوٗد : 1157، سنن النّسائي : 1558، سنن ابن ماجه : 1653، سندهٗ صحيحٌ)

امام دارقطنی رحمہ اللہ (۲/۱۷۰) نے اس کی سند کو ''حسن''، امام ابن الجارود (۲٦٦) اور

امام بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبریٰ:۳/۳۱۶)''صحیح'' قرار دیا ہے۔

اس حدیث کو علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (محلی :۳/ ۳۰۷،مسئلہ:۵۵۲)،حافظ خطابی رحمہ اللہ (معالم السنن : ۱/ ۲۱۸)، حافظ نووی رحمہ اللہ (خلاصۃ الأحکام : ۲/ ۸۳۸) اورحافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدرالمنیر :۲/ ۹۵) نے''صحیح''اورحافظ ابن منذر رحمہ اللہ (الاوسط:۴/۲۹۴) نے''ثابت'' کہا ہے۔

سوال: حقائق التفسیر کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

جواب: یہ ابوعبدالرحمٰن سلمی کی تفسیر ہے، جوصوفی تھا۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْوَاحِدِيُّ يَقُولُ : صَنَّفَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ كِتَابَ حَقَائِقِ التَّفْسِيرِ، وَلَوْ قَالَ : إِنَّ ذَاكَ تَفْسِيرٌ لِّلْقُرْآنِ لَكَفَرَ بِهٖ، قُلْتُ : صَدَقَ وَاللّٰهِ .

''علی بن احمد واحدی کہتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حقائق التفسیر نامی کتاب تصنیف کی، اگر اسے قرآن کی تفسیر کہا جائے،تو یہ قرآن کے ساتھ کفر ہوگا۔ میں (ذہبی رحمہ اللہ) کہتا ہوں: اللہ کی قسم! سچ کہا۔''

(تاريخ الإسلام : 264/10)

سوال: کسی مرتد اور کافر رشتہ دار کو کہنا کہ''تم میرے اپنے ہو۔'' کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہاں محض رشتہ داری کی نسبت سے کہا گیا ہے،اعتقادی اور قلبی طور پر اسے اپنا محبوب نہیں بنایا جارہا۔لہٰذا اس طرح کہنے میں کوئی حرج نہیں؟

سوال: حدیث :''جب فاسق کی مدح کی جائے،تو رب تعالیٰ غضب ناک ہوتا

ہے۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ حدیث معجم ابی یعلی (۱۷۱،۱۷۲) وغیرہ میں آتی ہے۔ جمیع سندوں سے ضعیف ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے ''منکر'' کہا ہے۔ (میزان الاعتدال: ۲/ ۱۰۹)

سوال: روزے کی حالت میں پانی دماغ تک چلا گیا، روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: روزہ قائم ہے۔

سوال: خضر علیہ السلام نبی ہیں یا ولی؟ زندہ ہیں یا وفات پا چکے ہیں؟

جواب: جمہور اہل علم کے نزدیک خضر علیہ السلام نبی تھے۔ (البحر المحیط لابن حیان الاندلسی: ۷/ ۲۰۴)

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا﴾ (الكهف: ٦٥)

''ہم نے اسے (خضر علیہ السلام کو) اپنی جناب سے رحمت (نبوت) عطا کی اور اسے اپنی طرف سے (بذریعہ وحی) علم سکھایا۔''

❁ خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

﴿رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي﴾ (الكهف: ٨٢)

''(جو میں نے اُمور کی خبر دی ہے، یہ) تیرے رب کی طرف سے (مجھ پر) رحمت ہے، ایسا میں نے اپنی طرف سے نہیں کیا۔''

❁ ایک شخص نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا:

''آپ کے علم میں آپ سے بڑا عالم بھی کوئی ہے؟ موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی: کیوں نہیں! ہمارا بندہ خضر ہے۔''

(صحيح البخاري : 78، صحيح مسلم : 2380)

❁ نیز خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

''اے موسیٰ! میرا اور آپ کا علم اللہ کے علم کے مقابلہ میں ایسے ہی ہے، جیسے کوئی چڑیا سمندر سے چونچ میں پانی لے۔''

(صحيح البخاري : 122، صحيح مسلم : 2380)

سیدنا خضر علیہ السلام وفات پا چکے ہیں، ان کے زندہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔

سوال: کیا نماز جمعہ کے لیے چالیس یا پچاس افراد کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: تین افراد ہوں، تو جمعہ ادا ہو سکتا ہے۔ چالیس یا پچاس افراد کا ہونا ضروری نہیں۔ اس بارے میں مروی تمام روایات ضعیف و غیر ثابت ہیں۔

سوال: ٹیکس وصول کرنے والے محکمہ میں ملازمت کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔ کیونکہ ٹیکس ظلم اور ناجائز ہے۔ ظلم میں معاونت نہیں چاہیے۔

سوال: کیا صحابہ جنتی ہیں؟

جواب: سارے کے سارے صحابہ جنتی ہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ (الحديد : ١٠)

''سب (صحابہ) کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔''

سوال: حدیث: ''رسول اللہ ﷺ نے جانوروں میں لڑائی کرانے سے منع فرمایا۔'' کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ روایت ابوداود (٢٥٦٢) اور ترمذی (١٧٠٨) وغیرہ میں آتی ہے۔

اس کی سند ضعیف ہے۔

① ابو یحییٰ قتات جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

(مَجمع الزوائد للهيثمي : 200/7، البدر المنير لابن الملقن : 325/2، فتح الباري لابن رجب : 405/2)

② اعمش کا عنعنہ ہے۔

سوال: سر کے مسح میں فرض مقدار کیا ہے؟

جواب: پورے سر کا مسح فرض ہے۔ نصف یا ربع سر کی فرضیت پر کوئی دلیل نہیں۔

✿ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُجْزِيُ أُصْبُعٌ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ .

''سر کے مسح میں ایک انگلی کافی ہے۔''

(فوائد يحيى بن معين، برواية أبي بكر المروزي : 101، وسنده صحيحٌ)

اس سے مراد ایک انگلی کے ساتھ پورے سر کا مسح کرنا ہے، نہ کہ ایک انگلی کی بقدر سر کو مس کرنا۔

سوال: ڈاڑھی میں کتنی بار خلال کیا جائے؟

جواب: ڈاڑھی میں ایک بار خلال کیا جائے۔ یہ واجب ہے، کیونکہ وضو میں چہرہ دھونے کا حکم ہے، داڑھی چہرے میں داخل ہے۔ البتہ خلال کے بارے میں مروی روایات ضعیف ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (مسائل ابی داود: ۴۰) امام ابو حاتم رحمہ اللہ (علل الحدیث: ۱۱۰) اور حافظ عقیلی رحمہ اللہ (الضعفاء الکبیر: ۳/۲) نے ان روایات کو ضعیف قرار دیا ہے۔

سوال: وِگ لگانا کیسا ہے؟

(جواب): وِگ جھوٹ اور دھوکہ ہے۔ اس میں اللہ کی تخلیق میں بگاڑ ہے۔ حرمت کی وجہ تدلیس و تلبیس ہے۔ مصنوعی بال لگانے والے اور لگوانے والے دونوں پر لعنت کی گئی ہے۔ (بخاری: ۵۹۳۴) یہ حکم مردوں اور عورتوں کے لیے یکساں ہے۔

اگر ٹرانسپلانٹ کے ذریعے بال اُگائے جائیں، تو یہ وِگ کے حکم میں نہیں، بلکہ یہ طریقہ علاج ہے۔

(سوال): موبائیل سے دیکھ کر تلاوت کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔ اس میں فائدہ یہ ہے کہ بغیر وضو کے تلاوت کی جا سکتی ہے۔ سفر و حضر میں سہولت میسر آتی ہے۔